256

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳	۱۳ ماہ نبوت ۱۳۲۴ ھش	۷ ذوالحجہ ۱۳۶۴ ھ	۱۳ نومبر ۱۹۴۵ ء	نمبر ۲۶۶

Gurdas Pur

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ منظہر ہے۔ کہ حضور کے گھٹنے کی درد میں خفیف سے فرق کے سوا تکلیف بدستور ہے۔ بخار بھی ہے۔ رات کو نیند آور دوائی کی بڑی مقدار کے ساتھ نیند آئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر میں شدید درد اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو پیشاب خود بخود آنے لگ گیا ہے۔ اور عام طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی اور روبصحت ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

روزنامہ الفضل قادیان ۷ ذوالحجہ ۱۳۶۴ ھ

قادیان میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شاندار جلسہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر دلچسپ تقریریں

۱۱ نومبر۔ جناب مولوی فرزند علی صاحب کی زیر صدارت مسجد اقصےٰ میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جوشاندار جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں بہت سے اصحاب نے نہایت ہی عمدہ رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی۔ ان تقاریر کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

افتتاحی تقریر

جلسہ کی کارروائی شروع فرماتے ہوئے صاحب صدر نے افتتاحی تقریر میں فرمایا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کارناموں میں سے یہ بھی ایک شاندار کارنامہ ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کا آغاز فرمایا۔ بیرونی جماعتوں سے ان جلسوں کی جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غیر مسلم اصحاب بھی ہمارے ان جلسوں میں کثرت کے ساتھ شامل ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اور آپؐ کی سیرت طیبہ پر مخلصانہ تقریریں کرتے ہیں۔ قادیان میں بھی غیر مسلم اصحاب کو دعوت دینی چاہیئے اور ایسے جلسے کھلے میدان میں کرنے چاہئیں تاکہ غیر مسلم اصحاب بھی اس میں بکثرت شامل ہوں۔ میں حاضرین سے التماس کرتا ہوں کہ وہ آخر وقت تک جلسہ کی کارروائی سنیں۔ اور مقررین وقت کے اندر اپنی تقریریں ختم کریں۔

اس کے بعد حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ پھر فصیح الدین صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں پڑھی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمنوں سے سلوک

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمنوں سے سلوک پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا جیسا کہ صاحب صدر نے بتایا ہے۔ اس جلسہ کے لئے ضروری تھا۔ کہ غیر مسلم مقررین کو بھی مدعو کیا جاتا۔ تا وہ بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے۔ اور در اصل ان جلسوں کی بنیاد اسی لئے رکھی گئی ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے اصحاب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عالمگیر احسانات کا اقرار کریں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ میں ایک دفعہ کلکتہ سیرۃ النبیؐ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے گیا۔ اس میں ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور دوسرے مذاہب کے مقررین کو بھی مدعو کیا گیا۔ وہاں ایک غیر مسلم بنگالی پروفیسر نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جو تعریف و توصیف کی۔ اس کا ایک فقرہ مجھے ابھی تک خوب یاد ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ انسانوں میں سے ہر ایک نے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور بڑے منازل طے کئے۔ مگر سب سے زیادہ جس نے قرب حاصل کیا۔ اور وہ وہاں تک پہونچا۔ جہاں تک کوئی بھی نہ پہنچ سکا۔ اور جس نے انسانیت کی لاج رکھ لی۔ وہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تھے۔ ان کی تقریر انگریزی میں تھی۔ انہوں نے کہا

One Mohammad justified the whole merit

رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور تعلق والوں سے تو حسن سلوک کرتے ہی تھے۔ مگر اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے بھی آپؐ نے جو سلوک فرمایا۔ اگر آج دنیا کی قومیں اس پر عمل کریں۔ تو دنیا سے جنگوں کا بکلی خاتمہ ہو جائے۔ جنگوں کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ فاتح مفتوح کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے۔ کہ مفتوح کے دل میں کینہ اور بغض اندر ہی اندر بڑھتا رہتا ہے۔ اور آخر کار وہ لڑائی کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے پچھلی گریٹ وار میں جو سلوک جرمنوں سے کیا گیا۔ اسی کی وجہ سے دوسری جنگ ہوئی اصل میں وہ بنیاد تھی اگلی جنگ کی۔ اور یہ بنیاد بن رہی ہے ایک اور جنگ کی۔ نجران کے عیسائی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ وہ آپ کے اشد ترین مخالف تھے انہوں نے کہا یا محمدؐ کل ہمارا اتوار ہے۔ جو عبادت کا دن ہے۔ ہم کہاں عبادت کریں ہمارا کوئی گرجا نہیں۔ آپؐ نے اسوقت فرمایا تم میری مسجد کو گرجا بنالو۔ اور اسمیں عبادت کرلو۔ چنانچہ انہوں نے وہاں عبادت کی

یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا میں نے ایک دفعہ امریکہ کے ایک شہر ڈیٹرائٹ میں جمعرات کی شام کو تقریر کی۔ اور کہا کہ نجران کے عیسائیوں کا جب گرجا کا وقت آیا۔ تو ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد گرجا کے لئے دے دی۔ کل جمعہ ہے اتنے بڑے شہر ڈیٹرائٹ میں کوئی مسجد نہیں۔ کیا عیسائی بھی آج اخلاق کا وہ نمونہ دکھا سکتے ہیں۔ جو آج سے سینکڑوں سال قبل اسلام کے بانی نے دکھایا۔ اور ڈیٹرائٹ کے گرجاؤں کے پادری اور عیسائی کل جمعہ کے لئے مجھے اپنا گرجا دے سکتے ہیں۔ اس جلسہ میں ۵۔ ۶ اخبارات کے نمائندے اور ایڈیٹر موجود تھے۔ وہ اسی وقت پادریوں کے پاس پہنچے۔ اور کہا ایک مسلمان مولوی نے جو ہندوستان سے آیا ہے یہ کہا ہے اور تم سب کو چیلنج دیا ہے صبح کو تمام اخباروں نے بڑے افسوس کے ساتھ شائع کیا کہ تمام پادریوں نے گرجا دینے سے انکار کر دیا ہے اور ان پادریوں کے بیانات اخباروں میں چھاپ دیئے بعض پادریوں نے تو یہاں تک کہا کہ ہم ڈاکٹر صادق کو جانتے ہیں۔ ہم اسے گرجا دے کر عیسائیت کو تباہ کر دیں۔ اور مسیحیت کو فنا کر دیں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمونہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی تھا - کہ آپؐ نے اپنی مسجد بیاتیوں اور اپنے اشد مخالفوں کو عبادت کے لئے دیدی - کعب بن زہیر ایک شاعر تھا - کافر تھا اس نے مسلمانوں کو بہت دکھ دیا تھا - حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قتل کرنے کیلئے انعام مقرر کر دیا تھا - وہ ڈرتا ہوا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا - اور اپنا قصیدہ جو بانت سعاد کے نام سے مشہور ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا - رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بالکل معاف کر دیا - حتیٰ کہ اپنی چادر اس کو عطا فرما دی -

ایک حبشی جس نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا امیر حمزہؓ کو قتل کر دیا تھا - مسلمانوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسے قتل کرنا چاہا - تو آپؐ نے منع فرما دیا - کہ اسے نہ ماریں پھر وہ مسلمان ہو گیا -

ہندہ جس نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر کچا چبایا تھا - اس نے جب معافی چاہی تو آپؐ نے معاف فرما دیا - سب سے بڑھ کر فتح مکہ کے موقع پر جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کر کے باہر تشریف لائے - تو قریش کے لوگ سر جھکائے باہر کھڑے تھے - سب نے شرمندہ ہو کر معافی طلب کی - اس وقت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا تثریب علیکم الیوم کہکر ان کو معاف فرما دیا - پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں سے بغض وکینہ نکل گیا - اور وہ سچے دل سے مخلص مسلمان ہو گئے -

ابوسفیان جیسے مخالف کو نہ صرف معاف فرما دیا - بلکہ فرمایا - جو کوئی اس کے گھر میں آجائیگا - اس کو امان ہے - اور اس کو کوئی قتل نہ کرے گا - اور جو کوئی اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیگا اس سے بھی کوئی بازپرس نہ ہوگی - جو حرم میں آجائے گا - اس کو بھی امان ہے - اور جو ہتھیار ڈال دے وہ بھی امن میں آگیا - غرضکہ یہ چار چیزیں ایسی بتائیں - کہ کوئی باہر نہ رہ سکا - اور سب کے سب امن میں آگئے اور پھر ان لوگوں نے بھی ان سب تکالیف کو بھلا دیا - غرض دشمن کے ساتھ جو سلوک آپؐ نے فرمایا - اگر سلطنتیں سلطنتوں کے ساتھ ایسا ہی کریں - تو دنیا سے جنگوں کا خاتمہ ہی ہو جائے -

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلامی کا استیصال کس طرح کیا

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی تقریر

آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلامی کا کس طرح استیصال فرمایا پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح باقی دنیا کے لئے رحمت ہیں ویسے ہی غلاموں کے لئے آپؐ کا وجود بہت بڑی رحمت ہے -

اسلام کے ظہور سے پہلے بڑے بڑے ممالک مثلاً روم ویونان اور پھر ایران میں غلامی کا بدترین رواج موجود تھا - مخالف ہمسایہ قوم کا کوئی فرد جہاں ملتا اسے غلام بنا لیتے یا کمزور قوم کے عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیتے - غلامی کا طریق یورپ میں اٹھارہویں صدی میں بھی جاری تھا - ان غلاموں پر طرح طرح کے ظلم وستم کئے جاتے تھے - یہی غلام ان حکومتوں اور ملکوں کی ترقی کا ذریعہ تھے -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی غلامی کو یک دم مٹا دیا - اور صرف ایک قسم کی غلامی کو بامر مجبوری جائز رکھا - یہ غلامی دراصل مذہبی لڑائی میں دشمن قوم پر غالب آکر ان کے افراد کو اسیر بنانے کا نام ہے - جب کوئی دشمن مسلمانوں سے برسرپیکار ہو اور ان کی مذہبی آزادی سلب کرنا چاہتا ہو تو اس سے باقاعدہ جنگ کی صورت میں اس پر غالب آکر اس کے ان افراد کو گرفتار کیا جا سکتا ہے - جو میدان جنگ میں لڑ رہے ہوں یا لڑائی کرنے والوں کی میدان جنگ میں کسی نہ کسی پیرایہ میں مدد کر رہے ہوں - چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے -

ما کان للنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاٰخرۃ واللہ عزیز حکیم

کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ باقاعدہ مذہبی لڑائی میں غالب آنے کے بغیر لوگوں کو اسیر بنائے - ایسی صورت کے بغیر اسیر بنانا دنیا کی سفلی خواہش ہو گا - اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے - کہ مومنوں کی نگاہ آخرت پر ہو -

اب سوال یہ ہے - کہ ان اسیروں کی آزادی کی صورت بھی اسلام نے کوئی پیش کی ہے - سو اس کے متعلق عرض ہے کہ قرآن مجید میں ایسے اسیروں کی آزادی کے لئے تین صورتیں بیان کی گئی ہیں - چنانچہ فرماتا ہے -

فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتیٰ اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منّاً بعد واما فداء یعنی قیدی بنانے کے بعد پہلی صورت تو یہ ہے کہ انہیں احسان سے چھوڑ دو اور اس طرح خدا کی خوشنودی حاصل کرو لیکن اگر تمہاری اقتصادی حالت اس کی اجازت نہ دیتی ہو یا ایسا کرنے سے مخالف قوم کا غرور وکبر نہ ٹوٹتا ہو تو پھر دوسری صورت ان کی آزادی کی یہ ہے کہ ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دو -

تیسری صورت یہ ہے اگر ان کا کوئی رشتہ دار یا ان کی حکومت انہیں فدیہ دیکر نہیں چھڑاتی تو پھر ایسے اسیر مکاتبت کر سکتے ہیں - یعنی اپنے مالک سے زرفدیہ کی قسط مقرر کر کے آزاد ہو سکتے ہیں - اس بارہ میں سورہ نور میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے -

والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیراً واٰتوھم من مال اللہ - کہ جو مکاتبت کر کے آزاد ہونا چاہیں ان سے مکاتبت کر لو - بلکہ ان کا مالک یا اسلامی حکومت ان کو مال بھی دے تا وہ اپنا کام جاری کر کے زرفدیہ ادا کر سکیں اب آزادی کی اس صورت کی موجودگی میں وہی غلام رہ سکتا ہے - جو اپنی مرضی سے غلام رہنا چاہے -

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ غلاموں کی آزادی کے بارہ میں یہ ہے - کہ آپؐ نے غزوہ حنین میں ۶ ہزار قیدی ایک حبہ فدیہ لئے بغیر آزاد کر دیئے - اسی طرح بعض اور لڑائیوں میں بغیر فدیہ لئے اسیروں کو آزاد کیا - ہاں بدر کے موقعہ پر آپؐ نے فدیہ لیکر قیدیوں کو رہا کیا ہے -

غلاموں کی آزادی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک نہایت پسندیدہ فعل تھا - چنانچہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک بدوی آیا اور اس نے کہا علمنی عملاً یدخلنی الجنۃ - کہ مجھے ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ عمل ایک روح کا آزاد کرنا اور گردن کا آزاد کرنا ہے - وہ کہنے لگا کیا یہ دونو باتیں ایک ہی بات تو نہیں حضورؐ نے فرمایا - نہیں روح کا آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اپنے غلام کو آزاد کرے اور گردن کا آزاد کرنا ہے - کہ تو غیر کے غلام کی قیمت دے کر اس کی آزادی میں مدد دے - پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبردستی کر کے غلاموں کو آزاد نہیں کرایا بلکہ اس کے لئے لوگوں کے دل میں رغبت پیدا کر کے انہیں آزاد کرایا ہے - جو اصلاح کا احسن طریق ہے -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں سے ایسا حسن سلوک کرتے کہ وہ آپؐ کے گرویدہ ہو جاتے چنانچہ آپؐ نے اپنے غلام زید کو آزاد فرمایا اور پھر اس کا بنی ہاشم کے معزز خاندان میں اپنی پھوپھی کی بیٹی سے نکاح کرایا - عرب میں ہاشمی خاندان اور غلاموں کے درمیان ایسا ہی فرق سمجھا جاتا تھا - جیسے ہندوستان میں ہندو برہمنوں اور اچھوتوں میں سمجھتے ہیں - مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلاموں کو آزاد کر کے اور آزاد کرا کر انسانی مساوات کو قائم کرنے کی یہ بے نظیر مثال قائم فرما دی ہے - اسی سلوک کا نتیجہ ہے زید کا باپ جب انہیں لینے آیا تو زید نے کہہ دیا کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا -

پھر آپؐ نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ جو غلام ان کے قبضہ میں ہوں ان سے بہتر سے بہتر سلوک کریں - چنانچہ فرمایا من کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم ما یغلبھم فان کلفتموھم فاعینوھم (بخاری ومسلم) کہ جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو یعنی کوئی غلام ہو وہ اپنے غلام کو وہی کچھ کھلائے جو خود کھاتا ہے م

اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اور انہیں تکلیف ما لا یطاق نہ دو۔ بلکہ اگر کوئی محنت کا کام ان کے سپرد کرو۔ تو اس میں خود انہیں مدد دو۔ اس تفہیم کا یہ اثر تھا۔ کہ صحابہؓ غلاموں کو اپنے سے اچھی غذا دیتے۔ اور اچھا لباس پہناتے۔ اور جب مسلمانوں کو حکومت ملی۔ تو مالک چاہتے تھے۔ کہ ان کے غلام قسط مقرر کر کے زرِ فدیہ دے کر آزاد ہو جائیں۔ لیکن ان غلاموں کو اپنے مالکوں کے ہاں ایسا آرام ملتا تھا۔ کہ وہ آزادی پر اس غلامی کو ترجیح دیتے تھے۔ اور آزاد ہونا نہیں چاہتے تھے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے غلاموں کے متعلق ایسی اعلےٰ تعلیم دے کر عظیم الشان احسان فرمایا ہے۔ اور غلامی کو بالکل مٹا دیا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فریضۂ تبلیغ کس طرح ادا فرمایا

مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل کی تقریر

آپ نے اس پہلو پر تقریر کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فریضۂ تبلیغ کس طرح ادا فرمایا۔ آپ نے کہا عالم کائنات میں سب سے اہم اور مقدم فرض نفوس انسانی کی اصلاح اور تربیت ہے۔ تاکہ لوگ اپنی اصل پیدائش کی غرض حاصل کریں۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ فرمایا ان من امة الا خلا فیھا نذیر۔ گزشتہ انبیاء علیہم السلام اپنے محدود علاقہ اور صرف اپنی قوم کے لئے آتے رہے۔ لیکن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب اسود و احمر کے لئے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس انی رسول اللہ علیکم جمیعاً اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کان النبی یبعث علےٰ قومہ خاصة وبعثت الی الناس عامة۔ یعنی میں تمام دنیا کیطرف مبعوث کیا گیا ہوں میرا فرض تمام انسانوں کو ہدایت دینا ہے اور اللہ تعالےٰ نے مجھ پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے۔ آپ نے اپنی اس ذمہ داری کو کما حقہ اور احسن طریق سے ادا فرمایا۔ فرض تبلیغ کی ادائیگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عشق تھا۔ اور تبلیغ کا نقطۂ مرکزی توحید الٰہی تھا۔ اسی سے عرب کے لوگ کہتے قد عشق محمد ربہ محمد تو اپنے خدا پر عاشق ہو گیا ہے۔ آپ نے ان لوگوں کو اس ارشاد خداوندی کے ماتحت کہ یا ایھا المدثر قم فانذر وربك فکبر پہلے پہل تو خفیہ تبلیغ کی اور گھر کے لوگوں اور بعض قریبی رشتہ داروں کو معمولی وعظ و نصیحت کی۔ اور بعض صحابہ نے آپ کی بیعت کی۔ آخر تین برس کے بعد آپ کو کھلم کھلا تبلیغ کا ارشاد ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فاصدع بما تؤمر وانذر عشیرتك الاقربین۔ اس کے مطابق آپ کوہ صفا پر تشریف لے گئے۔ لوگوں کو جمع کیا اور تقریر فرمائی۔ اور ان کو وعظ و نصیحت کے رنگ میں مختلف طریقوں سے سمجھایا۔ اس پر وہ لوگ جو آپ کو امین اور صدوق کہتے تھے۔ آپ کی مخالفت کرنے لگے۔ اور ابولہب نے کہا تباً لك الھذا جمعتنا۔ تیرا برا ہو۔ کیا تو نے اس لئے ہمیں یہاں جمع کیا تھا؟ آخر جب آپ نے لوگوں کے دلوں میں نفور پایا۔ اور مخالفت بڑھی۔ تو آپ نے دعوتوں کے ذریعہ لوگوں کو اسلام کیطرف بلایا۔ دو تین دفعہ رؤسا مکہ کی دعوت کی۔ اور پیغام حق پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کون ہے جو اس میں میری مدد کریگا۔ اس پر حضرت علیؓ نے ہر بار کھڑے ہو کر کہا میں آپ کی مدد کرونگا۔ اس وقت تک رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا کوئی مرکز نہ تھا۔ اس کے بعد ارقم بن ارقم کا مکان تجویز کیا گیا۔ وہاں صحابہؓ جمع ہوتے نماز پڑھتے اور تبلیغی سکیمیں سوچتے۔ اس مکان کا نام دار الاسلام مشہور ہے۔

تبلیغ کے نتیجہ میں مخالفت کا زور بڑھ گیا۔ اور لوگ تبلیغ اسلام سننے سے احتراز کرنے لگے۔ ایام حج میں عرب کے قبائل کو حضور نے تبلیغ فرمائی۔ آپ قبیلوں میں جا کر تبلیغ فرماتے۔ تو ابوجہل پیچھے سے آپ پر مٹی اور راکھ ڈالتا۔ اور لوگوں سے کہتا کہ یہ ہمارے ہی خاندان میں سے ہمارا ہی ایک آدمی ہے۔ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اور یہ مجنون ہے تم اس کی باتوں کیطرف کوئی توجہ نہ کرو۔ لیکن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ان تمام باتوں کیطرف کوئی پروا نہ کرتے ہوئے فریضۂ تبلیغ میں مصروف رہتے۔ جب مکہ میں لوگوں کی مخالفت بہت بڑھ گئی۔ تو ایک دفعہ آپ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر طائف کی بستی میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں تبلیغ کی۔ لیکن اہل طائف نے آپ سے بہت برا سلوک کیا۔ ان لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے۔ اور آپ لہولہان ہو گئے۔ آپ کی پنڈلیوں سے خون جاری ہو گیا۔ اور آپ نے عقبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی۔ راستہ میں اللہ تعالےٰ کا ایک فرشتہ آپ پر نازل ہوا۔ اور اس نے کہا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے تو رحمة للعالمین ہے۔ تیرے ساتھ ان لوگوں نے برا سلوک کیا ہے۔ اگر تو چاہے تو میں طائف کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں۔ باوجود تکلیف اور اتنے دکھ پہنچنے کے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اگر یہ لوگ نہ رہے۔ تو میری تبلیغ کون سنے گا۔ میں بددعا نہیں کرتا۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے اللہ میری یہ قوم جاہل ہے اس کو ہدایت دے۔ چنانچہ آپ نے دعا فرمائی اللھم اھد قومی انھم لا یعلمون۔ حج کے موقعہ پر آپ نے عرب کے قبائل اوس اور خزرج کے نمائندگان کو تبلیغ کی۔ اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

جب مخالفین کی ایذا رسانی حد سے تجاوز کر گئی۔ تو آپ تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ مدینہ میں جانے کے بعد لڑائیاں ہوئیں۔ اور آخر وہ وقت بھی آیا۔ جب فتح مکہ کے موقعہ پر دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ فتح مکہ کے بعد اسلام میں لوگ فوج در فوج داخل ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فرمودہ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی الدین اللہ افواجا کے مطابق آپ اپنے مشن میں کامیاب و کامران ہوئے۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد انك حمید مجید

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا جنگوں میں اسوۂ حسنہ

جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری کی تقریر

آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگوں میں "اسوۂ حسنہ" پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت سید ولد آدم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو کامل ہے۔ چالیس سال کی عمر میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو نبوت کی خلعت سے سرفراز فرمایا ۱۳ سال مکہ میں حضور علیہ السلام نے نہایت دکھ اور تکلیف میں بسر کئے۔ جب یہ مصائب حد سے گزر گئے۔ تو ۵۳ سال کی عمر میں حضور علیہ السلام نے مدینہ کیطرف ہجرت فرمائی۔ قریش نے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ اور مکہ والوں نے اہل مدینہ کو چیلنج دیا۔ کہ ہم تم پر حملہ آور ہو کر تمہاری عورتوں کو بے حرمت اور تمہارے مردوں کو تہ تیغ کرینگے۔ اور پھر عملی اقدام بھی کئے۔ تب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ہجرت کے قریباً ایک سال بعد ۵۴ سال کی عمر میں غزوۂ ودّان یا غزوۂ ابواء کے لئے مدینہ سے سفر فرمایا۔ اس موقعہ پر بنو ضمرہ نے صلح کر لی۔

حضور نے کل ۲۷ غزوات میں حصہ لیا۔ رمضان ۸ھ میں فتح مکہ ہوئی۔ اور ۹ھ میں غزوۂ تبوک ہوا۔ اور یہ آخری غزوہ ہے۔ اور شروع ۱۱ھ ہجری میں حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ گویا ۵۴ سال کی عمر سے ۶۲ سال کی عمر تک یعنی سات آٹھ سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جنگوں میں رہے۔ ان سات آٹھ سال میں حضور علیہ السلام نے ستائیس مرتبہ لشکر سمیت بہ نیت غزوہ مدینہ سے سفر اختیار فرمایا۔ عملاً نو مرتبہ جنگ ہوئی اور حضور علیہ السلام نے خود مدینہ میں رہ کر ۳۸ مرتبہ لشکر بھیجے۔ یعنی اس عرصہ میں کل ۶۵ غزوات اور سرایا ہوئے۔

جنگ ایک ناگزیر چیز ہے۔ مسلمان لڑائی نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اسلام جنگ کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام دفاع کی اجازت دیتا ہے۔ اسی لئے جب مخالفت اور ایذاء رسانی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر حد سے بڑھ گئی تو آخر خدا تعالیٰ نے لڑائی کی اجازت عطا فرمائی۔ اور فرمایا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا و ان اللہ علی نصرھم لقدیر۔ کہ مسلمانو تم مظلوم ہو آج تم کو اجازت دی جاتی ہے کہ تم دشمنوں کا دفاع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تائید و نصرت فرمائیگا۔ اور تم غالب ہوگے۔

اسلامی جہاد بالسیف کے پانچ امتیازات ہیں۔ (۱) مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں ہے۔ کہ جنگ میں وہ ابتداء کریں۔ چنانچہ فرمایا۔ وھم بدؤکم اول مرۃ۔ لڑائی کی ابتداء کفار کی طرف سے ہوتی ہے۔ چونکہ انہوں نے پہل کی ہے۔ اس لئے تمہارے لئے لڑنا روا ہے۔ (۲) اگر دشمن لڑائی میں کسی مرحلہ پر بھی باقاعدہ صلح کی درخواست کرے۔ تو مسلمانوں کو صلح کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا۔ وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ کہ اگر دشمن صلح کی درخواست پیش کرے تو اسے قبول کرو۔ اور اگر تمہیں کمزوری کا ڈر ہو تو بھی تم صلح کر لو۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرو وہ تمہیں مغلوب نہ ہونے دیگا۔ (۳) اسلام دائمی جنگوں کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ جنگ کی حد مقرر کر دی۔ اسی لئے فرمایا قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ کہ مذہب کے نام پر خدا تعالیٰ کے لئے ظالم دشمنوں سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک مذہبی آزادی حاصل نہ ہو جائے یعنی جب یہ مقصد پورا ہو جائے۔ اس وقت جنگ بند ہو جانی چاہیئے (۴) قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا۔ تمہیں صرف ان لوگوں سے جنگ کرنے کی اجازت ہے۔ جو تم سے برسرپیکار رہوں تمہاری لڑائی نفس کے لئے اور قومیت اور وطنیت و سلطنت کے لئے نہیں ہے۔ اللہ کے نام کے لئے تمہاری لڑائی ہے۔ اس لئے تم اس میں ظلم و تعدی نہ کرو۔ اور صرف ان سے ہی لڑو جو میدان جنگ میں برسرپیکار رہیں۔ ایک دفعہ کافروں میں سے ایک عورت کو میدان جنگ میں قتل کر دیا گیا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ (۵) جب جنگوں کا خاتمہ ہو جائے۔ اور آپس میں محبت و صلح ہو جائے۔ تو فاما منا بعد و اما فداء تو غلاموں کو آزاد کر دینا چاہیئے۔ یعنی یا تو احسان کر کے ان کو آزاد کر دو یا فدیہ لیکر آزاد کر دو۔ غلام کو ہمیشہ غلام بنا کر نہ رکھو۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقعہ پر آپؐ نے غلاموں پر احسان فرما کر سب کو لا تثریب علیکم الیوم فرما کر معاف فرما دیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقتصادی بدامنی کو کس طرح دور فرمایا

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

آپ نے اس موضوع پر تقریر فرمائی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقتصادی بدامنی دور کرنے کا کیا حل پیش فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اقتصادی بدامنی کیا ہے۔ اور اقتصادی بدامنی کب اور کیوں پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کی وجوہ کیا ہیں۔ پہلی وجہ اس کی غرباء اور امراء میں فرق کی ہے۔ اس فرق کی وجہ سے غریب کے دل میں جو احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ہے۔ اس احساس کی وجوہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) غربا کا ضروریات زندگی کے لئے بھی ترست ورھنا نہ میں مبتلا رہنا جیسا کہ زار کے وقت روس کی حالت تھی۔ یا ہندوستان میں بنگال کی حالت تھی۔

(ب) امراء کا عیش و عشرت غرباء میں حسد اور نفرت کے جذبات پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ انگلستان کی موجودہ حالت ہے۔

(ج) امراء غرباء کی ترقی اور آزادی کے راستہ میں روک بنتے ہوں۔ مثلاً قومی یا بین الاقوامی طریق سے یا اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا انتظام نہ ہو سکنے سے

(د) امارت کو سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے آلہ کار بنایا جائے۔ مثلاً بڑے بڑے زمینداروں یا تاجروں کا سیاسی اقتدار ہو۔ یا تعلیم و تجربہ کے دروازے غرباء پر بند کر دیئے جائیں۔ یا روپیہ کے زور سے جمہوریت میں ووٹ حاصل کر کے اور کنویسنگ کر کے۔

اسلام نے ان تمام وجوہ کو دور کر کے اقتصادی بدامنی کا حل پیش کیا ہے۔ مثلاً اسلام نے اقتصادی شعور کو دبانے کی بجائے ابھارا ہے۔ فرمایا۔ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا اور اٰتوھم من مال اللہ الذی اٰتاکم پھر فرمایا۔ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم اسی طرح کی دیگر بہت سی آیات اقتصادی شعور اس حد تک پیدا کرتی ہیں۔ کہ اگر علاج بھی ساتھ نہ ہو۔ تو یقیناً نہایت بھیانک اقتصادی بدامنی پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ غرضیکہ اسلام نے اقتصادی بدامنی کو روکنے کے اس قدر اعلیٰ اور عمدہ طریقے بیان فرمائے ہیں۔ کہ ان پر چل کر اقتصادی بدامنی پھیل نہیں سکتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کی تقریر

آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی کا مضمون ایک وسیع مضمون ہے۔ کیونکہ اس میں آپؐ کی ساری ہی زندگی آ جاتی ہے۔ بچپن سے لیکر وفات تک حضور کی ساری زندگی سادگی میں ہی گزری۔ لیکن اس سادگی کی شان اور بھی دوبالا ہو جاتی ہے۔ جب اس کے پس منظر کو دیکھا جائے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن کی زندگی میں بھی نہایت ہی سادہ تھے۔ اور جب آپؐ کو نبوت عطا ہوئی۔ اور آپ دین اور دنیا کے بادشاہ ہوئے۔ تب بھی آپ سادہ ہی رہے۔ آپ ایک بڑے کنبے کی پرورش فرماتے رہے۔ لیکن نہایت سادگی کے ساتھ آپ کا گھر سادہ۔ ہر ایک بیوی چھوٹی سی ایک ہی کوٹھڑی میں گذارہ کرتیں۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن جو لاکھوں بلکہ کروڑوں مومنوں کی مائیں تھیں۔ بعض اوقات ان کے گھر میں دو دو ماہ تک آگ نہ جلتی تھی اور وہ جو۔ کھجور یا ستو یا جو کچھ میسر آتا۔ اس پر گذارہ کرتی تھیں۔

غرضیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی ہی سادہ گزری۔ حضور کی محفل اس قدر سادہ تھی کہ آپ روحانی اور دنیاوی شہنشاہ ہوتے ہوئے بغیر کسی مسند کے محفل میں رونق افروز ہوتے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے پاس محفل میں بیٹھے تھے۔ آپؐ سے ملنے کے لئے بعض لوگ آئے۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی کی وجہ سے آپ کو پہچان نہ سکے اور حضرت ابوبکرؓ سے مصافحہ کر کے بیٹھ گئے۔ غور فرمایئے شہ لولاک کی محفل اور اس قدر سادہ کہ آنے والے یہ تمیز نہ کر سکے کہ آقا کون ہے۔ اور ادنیٰ خادم کون۔

بیویوں سے اس قدر سادہ طریق عمل کہ فرمایا کہ اگر تم دنیا کی زندگی پسند کرتی ہو۔ تو فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا تو آؤ میں تمہاری مدد کر کے تمہیں احسن طریق سے رخصت کر دوں۔ آپ اپنے ہاتھ سے گھر کے کام کرتے۔ اپنے خدام کے ساتھ کام میں شرکت فرماتے۔ جنگ خندق میں پیٹ پر پتھر باندھ کر اسی طرح خندق کھود رہے ہیں۔ جس طرح آپ کے صحابہ کھودتے تھے۔

ایک دعوت میں آپ تشریف لے جاتے ہیں جہاں پانچ آدمی مدعو تھے۔ ایک آدمی آپ کے ساتھ زائد چلا گیا۔ آپ نے وہاں جا کر کس سادگی سے میزبان سے فرمایا۔ کہ ایک آدمی ہمارے ساتھ زائد ہے۔ اسے اجازت ہو تو آ جائے۔ صحابی کو کب انکار ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اجازت لینی ضروری سمجھی۔

غرض کہ اس حال میں اور اس انتہائی سادگی میں آپ نے اپنی ساری زندگی بسر فرمائی۔ وفات کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تہہ بند اور چادر نکالی اور فرمایا۔ ان دو کپڑوں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کوئی مال چھوڑا نہ درہم نہ دینار نہ مویشی اور نہ کسی اور قسم کی جائداد چھوڑی۔ یہ اس شہنشاہ کی سادگی کا حال ہے۔ جو فخر موجودات۔ اور سید ولد آدم ہے۔ وہ دنیا میں آتا ہے۔ انتہائی سادگی سے سادہ زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اسی سادگی میں وفات پاتا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ یہ کنجوسی کی سادگی تھی۔ بلکہ آپ کے ارد گرد سونے اور چاندی اور سامان کے ڈھیروں ڈھیر پڑے رہتے تھے۔ مگر آپ ان کو لوگوں میں تقسیم فرما دیتے اور خود کپڑے جھاڑ کر اپنے گھر چلے جاتے۔ الٰلھم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

258

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب تفسیر نویسی کے میدان میں نکلیں!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے مخالفین کو بارہا یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ معارف قرآنی بیان کرنے کے میدان میں میرے مقابلہ میں آئیں۔ مگر آج تک کسی کو سیدھی راہ سے یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضور کے اس چیلنج کو مشتبہ کرنے کے لئے "پیغام صلح" میں یہ اعلان کیا۔ کہ میں ان آیات کی تفسیر نویسی کا مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ جن کے معنوں پر گذشتہ تیس برس سے مبائعین اور غیر مبائعین کا باہمی جھگڑا چلا آتا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا:۔

"ہر شخص جانتا ہے۔ کہ یہ طریق تقویٰ کے خلاف ہے۔ معارف کا علم غیر اختلافی آیات سے ہوتا ہے۔ آخر ان (یعنی جناب مولوی محمد علی صاحب) کا کیا حرج ہے۔ کہ قرعہ ڈال کر تفسیر نویسی کریں۔ کیا باقی قرآن مجید میں معارف نہیں ہیں؟ اختلافی مسائل میں تو ان کی رائے قائم ہو چکی ہے۔ اس لئے اس میں تفسیر نویسی کا مقابلہ فضول ہے۔ آپ یہ فرمائیں۔ کہ قرآن کریم کے کسی دوسرے حصہ کی تفسیر مولوی صاحب کو کیوں بری لگتی ہے۔ اور جب قرعہ کا سوال ہے۔ تو مولوی صاحب یہ امید کیوں نہیں رکھتے۔ کہ شاید انہیں کے مطلب کی آیت پر قرعہ نکل آئے۔ میں نے جو چیلنج کیا ہے۔ وہ تو معقول ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر آیات کے انتخاب کو چھوڑ دیا جائے۔ جو بھی حصہ نکل آئے۔ اس پر تفسیر لکھی جائے۔ آخر فرمائیں۔ کہ اس میں میری کیا چالاکی ہے۔ اور میں اس سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اور ان کا کیا نقصان ہے۔ اگر ان کا نقصان نہیں تو چیلنج دینے والے کی بات بہرحال مقدم رہے گی۔ ... کوئی نئی راہ نکالنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا الگ چیلنج دیں۔ میرے چیلنج کو بلا کسی معقول دلیل کے کیوں خلط کرتے ہیں"۔

(الفضل مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۴۵ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ابھی تک حضور کی ان معقول اور مدلل باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ہم ان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ آیات کا انتخاب خدا تعالیٰ ہی پر چھوڑ دیں۔ اور قرعہ کے ذریعہ جو آیات نکلیں۔ انہی پر تفسیر نویسی کا مقابلہ منظور فرمائیں۔ تا یہ ظاہر ہو۔ کہ خدا کا تعلق کس سے ہے۔ اور کون اسکی درگاہ سے مخذول ہے۔

لیکن اگر آپ کو یہ چیلنج منظور نہیں۔ اور آپ صرف متنازعہ فیہ آیات کی تفسیر پر ہی طبع آزمائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ اپنی طرف سے اس کے لئے الگ چیلنج دے دیں۔ دونوں چیلنجوں کو خلط کرنے سے طبائع میں الجھن پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر آپ فی الواقعہ تفسیر نویسی کے میدان کے شاہسوار ہیں۔ تو آپ کے لئے یہ دونوں راستے کھلے ہیں۔ (۱) یا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا چیلنج منظور فرمائیں۔ اور آیات کا انتخاب خدا پر چھوڑ دیں۔ اور (۲) یا اپنی طرف سے متنازعہ فیہ آیات کی تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج دیں۔

(خاکسار علی محمد اجمیری)

خدمت دین کا موقعہ

مبارک ہیں وہ جو دین کو دنیا پر مقدم کریں

کیونکہ آسمان پر ایسے ہی احباب کے نام لکھے جائینگے۔ جو خدا کے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہہ کر اور دنیا کے عہدوں کو چھوڑ کر خدا کی آواز کو دنیا میں پھیلاتے پھریں۔ کتنے مبارک وہ وجود ہونگے۔ جو خدا کی قرنا بنیں۔ خدا کی عظمت قائم کرنے والے ہوں۔ اس کے مرجھاتے ہوئے دین کو سینچنے والے ہوں۔ خدا کے منادی ہوں۔ پس وہی خدا کے ہیں۔ اور خدا ان کا ہو گا۔ حضور کے تازہ خطبہ جمعہ کے پیش نظر جماعت کے نوجوانوں سے استدعا ہے۔ کہ جلد از جلد ایسے نوجوان جو تبلیغی شوق رکھتے ہوں۔ اور بنگالی۔ اڑیہ۔ پوربی۔ ہندی۔ کشمیری۔ پشتو پنجابی اردو۔ سندھی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ بلوچی۔ ملیالم۔ تیلگو۔ کینری۔ مدراسی وغیرہ زبانیں جانتے ہوں۔ اور قادیان میں دینی تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے علاقے میں جا کر تبلیغ کریں۔

[illegible]

تئیں پیش کر سکتا ہے۔ امراء جماعتہائے اندرون ہند ایسے احباب کو تحریک فرمائیں۔ اور جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ نیز حضور کے فرمودہ پروگرام کے لئے گریجوایٹ مولوی فاضل۔ ہندو مذہب اور سکھ مذہب کے لٹریچر سے واقف احباب بھی اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور جلد از جلد درخواستیں بھجوا دیں۔ (ناظر دعوت تبلیغ)

اپنی زندگیاں وقف کریں کہ وقف میں ہی زندگی ہے

نظارت دعوت تبلیغ میں مندرجہ ذیل قابلیتوں کے ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو خدمت دین کی تڑپ اپنے اندر رکھتے ہوں۔

برائے دورہ اندرون ہند (۱) گریجوایٹ - کسی ہندوستانی یونیورسٹی کے گریجوایٹ۔

(۲) مولوی فاضل۔ سلسلہ کے لٹریچر سے واقف ہوں۔ تقریر عمدہ کر سکتے ہوں۔

(۳) ہندو اور سکھ لٹریچر سے واقف اور لیکچر دینے کی قابلیت رکھنے والے

(۴) ایسے احباب جو ہندوستان کی مختلف زبانوں میں سے کوئی ایک جانتے ہوں۔ مثلاً ملیالم۔ تیلگو۔ کنڑی۔ پشتو۔ کشمیری۔ سندھی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ ہر تعلیمی قابلیت کا آدمی اپنے تئیں پیش کر سکتا ہے۔ خواہشمندان جلد درخواستیں بھجوائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

آپ اپنی کیسے تربیت کر سکتے ہیں

ہر ذی عقل انسان میں ترقی کی خواہش ہوتی ہے۔ مگر اکثر مفید وجود صحیح تربیت کے فقدان سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ہمیں زمانہ کے عظیم الشان ... کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا گر بتایا ہے۔ جس سے تربیت کی کنجی حاصل ہو گئی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۸۸۲ء کا الہام "الصلوٰۃ هو المربی" (تذکرہ صفحہ) کہ نماز بہترین مربی ہے اور اس کے مابعد کا الہام رفع یعنی ترقی پر دلالت کرتا ہے۔ پس احمدیہ جماعت کے لئے اپنے نوجوانوں کو ترقی کے راستے پر قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس گر کو جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ان کی ترقی کے لئے بیان فرمایا ہے۔ پورے التزام کے ساتھ استعمال کرائیں۔ والدین کے لئے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہر وقت پیش نظر رہنا ضروری ہے۔ کہ "میرے نزدیک اس بات (ماں باپ اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ ان کا لڑکا مسجد میں باجماعت نماز کے لئے جاتا ہے کہ نہیں) کا خیال نہ رکھنا ایمان کی کمی کی علامت ہے"۔ الفضل ۵ نومبر ۱۹۴۵ء۔ پس وہ اپنے بچوں کی ادائیگی نماز باجماعت کی خاص نگرانی فرماویں۔ مجلس خدام الاحمدیہ جہاں اپنے طور پر نوجوانوں کی نگرانی کرتی ہے۔ وہ نوجوانوں کے والدین سے بھی اس بارہ میں ہر تعاون کے لئے ہمیشہ تیار ہے۔

(خاکسار غلام یٰسین مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ)

خدام احمدیت اور تعلیم

تعلیم ایک زیور ہے خوبصورتی کا۔ تعلیم ایک ہتھیار ہے دشمن کے مقابلہ میں۔ تعلیم ایک خزانہ ہے۔ جو چرایا نہ جا سکے۔ تعلیم دماغوں کو وسیع کرتی ہے۔ تعلیم ہی ذہنوں کو صیقل کرتی ہے۔ تعلیم انسان کو صحیح معنوں میں انسان بناتی ہے۔ تربیت کرنے میں اگر کوئی چیز ممد ہے تو وہ تعلیم ہے۔ تاجروں کی تجارت بھی تعلیم سے چمک اٹھتی ہے۔ کیونکہ اس سے مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کا آسانی سے بروقت علم ہوتا رہتا ہے۔ اعلیٰ ملازمتوں کے حصول میں تعلیم ہی ایک جزو عظیم ہے۔ غرض یہ کہ ہر قسم کی ترقی کیا روحانی یا جسمانی اور کیا دنیاوی ہر ایک کی بنیاد تعلیم پر ہے۔

انسان تعلیم کے بعد ہی تہذیب یافتہ کہلاتا ہے۔ پھر کون وہ احمدی نوجوان ہے۔ جو یہ کہے کہ علم پڑھنے کو دل نہیں چاہتا یا اسے وقت ہی نہیں ملتا کہ وہ اپنے علم کو بڑھائے۔ ہر وہ خادم جو اپنا علم وسیع کرتا ہے وہ اپنی قوم کی ترقی کی ایک بنیاد قائم کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ایک عظیم الشان خدمت قوم کی کر رہا ہوتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو قوم کے زیادہ سے زیادہ افراد کو تعلیم یافتہ بنائیں۔ ناخواندگان کو خواندہ بنانا تعلیم کے راستے میں پہلا قدم ہے۔ اور اصل اجر تعداد رکھنے والے کے لئے [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجالس تعلیمی فہرستیں جلد بھجوائیں

"الفضل" مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۲۴ھ ش / اکتوبر ۱۹۴۵ء کے ذریعہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکید کی گئی تھی کہ وہ جلد از جلد خدام کے متعلق تعلیمی کوائف بھجوائیں۔ مگر ابھی تک بہت ہی کم مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے یہ ایک نہایت ہی اہم اور ضروری امر ہے۔

قائدین اور زعماء کی یاد دہانی کے لئے دوبارہ لکھا جاتا ہے کہ وہ بہت جلد مطلوبہ کوائف بھجوائیں تفصیل کے لئے دیکھیں الفضل نمبر ۲۵۴ جلد ۳۳ مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۲۴ھ ش / اکتوبر ۱۹۴۵ء اس بارہ میں بالکل تاخیر نہ ہو۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حلف الفضول کی تحریک

اس تحریک میں شامل ہونے والا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ نہ خود ظلم کرے گا۔ اور نہ ظلم اپنے سامنے ہونے دے گا۔

انچارج تحریک جدید

تبلیغ خاص کیلئے عطیہ

لفٹیننٹ منظور الحسن صاحب مقیم نیروبی نے یکصد روپیہ تبلیغ خاص کے لئے عنایت کیا ہے ان کا جوش تبلیغ اور ہمت قابل تحسین و شکریہ ہے۔ اگر دوسرے احباب سلسلہ خصوصاً احمدی افسران فوج اس طرف توجہ فرمائیں تو یہ امداد ایک نوع کا صدقہ جاریہ ہے۔ کیونکہ ہر احمدی ہونے والا دوسرا احمدی بناتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ (ناظم تبلیغ خاص تحریک جدید)

ایک کلرک کی ضرورت

دفتر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار انٹرنیس پاس ہو۔ تنخواہ ۳۰/- روپے ماہوار۔ اس کے علاوہ ۹/۸ روپے قحط الاؤنس۔

درخواستیں بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان آنی چاہئیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج

تمام جماعتوں میں آڈیٹر مقرر کئے جائیں

متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ تمام جماعتیں آڈیٹر منتخب کرکے نظارت ہذا سے اسکی منظوری حاصل کرلیں۔ اور ہر مہینے اس سے حسابات کی پڑتال کراکے نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ جماعتیں اس طرف توجہ کر رہی ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جہاں آڈیٹر مقرر نہیں ہوئے۔ اس لئے پھر یاد دہانی کی جاتی ہے کہ جلد از جلد آڈیٹر کے انتخاب کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

منتخب شدہ آڈیٹران کی طرف سے ماہانہ اور دیہاتی آڈیٹران کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ آنی ضروری ہے۔ مگر اس پر پورے طور پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ اس طرف بھی خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔

ناظر بیت المال

زنانہ سیکشن نور ہاسپٹل قادیان میں نلکہ کی ضرورت

جو نئی عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ اسمیں ایک نلکہ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب توفیق لگوا دے۔ تو یہ کار ثواب اور صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ڈاکٹر) غلام فاطمہ لیڈی ڈاکٹر

باورچی

نظارت امور عامہ کے پاس ایک اچھا باورچی ملازمت کا خواہشمند ہے۔ جو دیسی کھانا اچھا تیار کر سکتا ہے۔ اگر قادیان سے باہر کسی دوست کو باورچی کی ضرورت ہو تو وہ نظارت سے خط و کتابت کرکے تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ کرلے۔ جو دوست خواہشمند ہوں وہ یہ لکھیں کہ کسقدر تنخواہ دے سکیں گے (ناظر امور عامہ)

اعانت "الفضل"

موجودہ حالات میں اخبار کی قیمت بروقت ادا کر دینا ہی ایک بڑی اعانت ہے۔ جن دوستوں نے ایسا نہ کیا۔ ان کے نام وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ان کو وصول فرمالیں۔ تو یہ بھی اعانت کی ایک صورت ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصولی کی صورت میں وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے یقیناً محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کا پرچہ بند ہو جائے گا۔ والسلام (مینیجر)

وصیت

:- نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۹۵۲ - بی بی صفیہ زوجہ صاحبزادہ سید عبدالسلام صاحب قوم سید عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نہر صاحبزادہ خوست ڈاکخانہ سرائے نورنگ ضلع بنوں تعالیٰ بہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اپنے بھائی صاحبزادہ عبدالقدوس صاحب کی تخمیناً ۲۲ کنال نہری زمین مبلغ ۵۰۰/- روپے میں رہن با قبضہ ہے۔ اور مبلغ ۵۰۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو بھی میری جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ [illegible] ہوگی۔ میں اپنے بھائیوں صاحبزادہ عبدالقدوس اور صاحبزادہ عبدالرب صاحب کے ساتھ [illegible] ۱۲ کنال میں ۱/۳ حصہ کی حقدار ہوں۔ شرعی طور پر نہ قانونی طور پر۔ برادرم صاحبزادہ عبدالقدوس صاحب تو میرا حصہ مجھ سے خرید چکے ہیں۔ اور برادرم صاحبزادہ عبدالرب سے مجھے حصہ ملنے کی کوئی امید نہیں۔ اگر مل گیا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد :- بی بی صفیہ موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد صاحبزادہ عبدالسلام خاوند موصیہ۔ گواہ شد صاحبزادہ محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ

ایک تجارتی سکیم

تاجر مبلغوں کو دس روپیہ کا لٹریچر پانچ روپے میں پہنچایا جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ

یہ ایسا لٹریچر ہے جو اردو و انگریزی دان تعلیم یافتہ میں بفضل خدا آسانی سے فروخت ہو سکتا ہے۔ یہ کام صرف کوشش کر کے فروخت کرنے کا ہے۔ پھر تبلیغ کا کام وہ لٹریچر خود کرلے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دس روپے کا لٹریچر پانچ روپے میں

بذریعہ وی۔ پی روانہ کیا جائے گا۔ ڈاک خرچ خاکسار کے ذمہ ہوگا۔ جو دوست وی پی نہیں منگوا سکتے۔ ان کو لٹریچر پیشگی روانہ کیا جائے گا۔ وہ فروخت کرکے پانچ روپیہ روانہ کریں۔ اس طرح وہ بفضل خدا تاجر بھی ہو جائیں گے۔ مبلغ بھی ہو جائیں گے اور ہم خرما و ہم ثواب بھی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہمارے تاجر بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنا تجارتی مال انکو سستی قیمت پر دیں۔ تا

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تجارت کے ذریعہ تبلیغ کی عظیم الشان سکیم

بفضل خدا عملی جامہ پہن لے

ہمارے ایک احمدی بھائی ۲۵ سال سے ریلوے مسافروں کو لٹریچر فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں۔ اب ان کی تجارت بفضل خدا ایسی ترقی کر گئی ہے کہ وہ ماہوار سو سے سوا سو روپیہ کما لیتے ہیں۔

خاکسار

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

259

ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر قادیان میں

لفٹیننٹ اے لطیف صاحب، ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر (رائل انڈین نیوی) ۱۶ لغایت ۱۸ نومبر ۱۹۴۵ء کو قادیان میں تشریف فرما ہوں گے۔ جن لڑکوں کی تعلیم آٹھویں جماعت تک اور عمر ۱۵ سے ۱۶½ سال تک ہو۔ ان کے لئے مستقل ملازمت حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے۔ بشرطیکہ وہ والدین یا گارڈین کی تحریری اجازت پیش کر سکیں۔

اُمیدوار ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر صاحب کو ان ایام میں صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر مل سکتے ہیں

حب مروارید عنبری

حب مروارید عنبری — یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ اور مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

قادیان میں سکنی قطعات

اسوقت قادیان میں مختلف موقعوں پر سکنی زمین قابل فروخت موجود ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ واجبی قیمت پر زمین دی جائے گی۔ اور اس بات کی احتیاط رکھی جائے گی۔ کہ زمین تنازعات سے آزاد ہو۔ نیز جو احباب کسی ضرورت کی وجہ سے اپنی زمین فروخت کرنا چاہیں۔ وہ بھی ہمارے ذریعہ انتظام کرا سکتے ہیں

خاکسار:- مرزا بشیر احمد قادیان

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

بعض دوست یہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ انہیں اخبار باقاعدہ نہیں ملتا۔ اور بعض اوقات تین تین یا چار چار پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ چند ایک ایسے عنوان کو اکٹھے ہی رونے لے ہوں۔ بصورت پیکٹ مجھے بھجوا دیں تا دیکھا جا سکے کہ وہ کہاں رکے رہتے ہیں۔ جہاں تک معلوم ہو سکا قادیان کے ڈاکخانہ سے تو سب پرچہ روزانہ روانہ کر دیا جاتا ہے۔ محکمہ ڈاک سے تعلق رکھنے والے دوست بھی اس بارہ میں مشورہ دیں کہ اس کے کیا وجوہ ہو سکتے ہیں۔ اور اسے کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ والسلام

خاکسار:- منیجر

دوائے طحال

جو بڑھی ہوئی تلی کو چند دنوں میں اپنی اصلی حالت میں کر دیتی ہے۔ اور لطف یہ کہ اس سے دست بھی نہیں آتے۔

قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

ضلع گورداسپور

سرمہ اکسیر بصر

پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے۔ اس کا متواتر استعمال بڑھاپے میں نظر کو قائم رکھتا اور عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

قیمت فی تولہ -/8/2

حمیدیہ فارمیسی قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رائل انڈین نیوی میں

لڑکوں کی بھرتی

لڑکے جو کہ ملاح بننے کے خواہشمند ہوں اور رائل انڈین نیوی میں مستقل مستقبل بنانا چاہیں۔ ذیل کے فوجی بھرتی کے دفتروں پر نومبر ۱۹۴۵ء کے دوران میں کسی کاروباری دن پر حاضر ہوں۔

ریکروٹنگ دفتر — دہلی
" " — جالندھر
" " — لاہور
" " — راولپنڈی
" " — پشاور

تعلیم - آٹھویں جماعت تک - عمر ۱۵ سے ۱۶½ سال تک

اس شاخ میں بھرتی ہونے کے لئے والدین کی اجازت از حد ضروری ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے کسی نزدیکی ریکروٹنگ افسر کو لکھیں۔

ڈیویڈنڈ ۱۹۴۴ء

کی تقسیم شروع ہے۔ مقامی حصہ دار صبح دس بجے سے بارہ بجے تک تشریف لا کر اپنا منافع وصول فرمالیں۔ اپنا شیئر سرٹیفکیٹ ہمراہ لادیں۔

بیرونی احباب کو اگر اس وقت تک منی آرڈر نہ ملا ہو۔ تو اپنے حصص کے حوالہ سے مطالبہ فرمائیں۔

مینجنگ ڈائرکٹر سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حیدر آباد ۱۲ نومبر۔ کل حیدر آباد سٹیٹ کانفرنس کا سترھواں اجلاس منعقد ہؤا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔ (۱) سولہ سال سے کم عمر کی لڑکی اور ۲۱ سال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی کی ممانعت قانونی طور پر کی جائے (۲) چھ سال سے سولہ سال تک کے لڑکوں کے لئے تعلیم لازمی اور مفت کر دی جائے۔

سیگان - ۱۲ نومبر۔ سیگان میں فرانسیسی افسروں نے بہت سے امریکی جہاز خرید لئے ہیں۔ جنہیں کلکتہ اور سیگان کے درمیان چلایا جائیگا۔

بمبئی ۱۲ نومبر۔ کل نیشنل لبرل فیڈریشن کا جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ الیکشن کے بعد ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیوں کی ایک متحدہ حکومت بنائی جائے۔

بٹاویہ ۱۲ نومبر۔ جاوا کے برطانوی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی فوجوں نے سورابایا کے ہیڈ کوارٹر پر ایک دفعہ پھر بمباری کی۔ ٹینکوں کا دیوانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے بہت سے انڈونیشین مارے گئے۔

چنکنگ ۱۲ نومبر۔ چین کی بڑی دیوار کے شمال اور جنوب میں کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کی فوجوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ کمیونسٹوں نے صوبہ سویان کے دار السلطنت کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ نومبر۔ صدر ٹرومین اور مسٹر اٹیلی واپس واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ ساحلی علاقہ میں پریذیڈنٹ ٹرومین کی خاص کشتی میں ۹ گھنٹے تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ لنڈن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ صدر ٹرومین اور کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ سے مسٹر اٹیلی ایک ہفتہ تک گفتگو جاری رکھیں گے۔

دہلی ۱۲ نومبر۔ جنرل ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اخبارات کی یہ خبر غلط ہے۔ گورنر یو۔ پی نے پنڈت جواہر لعل نہرو کی گرفتاری کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے استعفیٰ دے دینے کی دھمکی دی ہے۔

دہلی ۱۲ نومبر۔ آزاد ہند فوج کی ڈیفنس کمیٹی کے کنویسر مسٹر آصف علی نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ یہ غلط ہے۔ کہ ڈیفنس کمیٹی اکیلے اس کام کو کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کے لئے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

وہ دوسروں کی مدد کی خواہاں نہیں۔ اور کہ کانگرس اس سے سیاسی فوائد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ حالانکہ کانگرس نے درخواست کی تھی۔ کہ اس مقدمہ کی سماعت کو الیکشن تک ملتوی کر دیا جائے۔ مگر یہ درخواست منظور نہ ہوئی۔

چنکنگ ۱۲ نومبر۔ چین کی لبرل ڈیموکریٹک لیگ نے کمیونسٹ اور سنٹرل گورنمنٹ کی خانہ جنگی کو فرو کرنے کے لئے پہلی دفعہ مدافعت کی ہے خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ لیگ اس سیاسی تعطل کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائیگی۔

چنکنگ ۱۲ نومبر۔ کمیونسٹ افسروں نے صدر ٹرومین سے درخواست کی ہے۔ کہ چین سے امریکی فوجوں کو نکال لیا جائے۔

واشنگٹن ۱۰ نومبر۔ امریکہ کے اعلیٰ سرکاری حلقوں نے کل رات بیان کیا۔ کہ اگر امریکہ اور روس کی حکومتیں چین کے معاملات میں عدم مداخلت کی پالیسی کا اعلان کر دیں۔ اور اس پالیسی پر قائم رہیں۔ تو چین کی خانہ جنگی بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ ان حلقوں نے انتباہ کیا۔ کہ دونوں ممالک ایک انتہائی خطرناک منزل کی طرف جا رہے ہیں۔ جہاں کسی بھی وقت سیاسی لاوا پھٹ سکتا ہے۔

بٹاویہ۔ ۱۰ نومبر۔ جاوا میں ڈچ جہازوں کی آمد پر انڈونیشن قلیوں نے سٹرائیک کر دی ہے۔

کولمبو ۱۰ نومبر۔ لنکا کی سٹیٹ کونسل نے ایک غالب اکثریت کے ساتھ یعنی ۵۱ اور تین ووٹوں کی نسبت سے برطانوی گورنمنٹ کے قرطاس ابیض کی تجاویز کو منظور کر لیا ہے۔

چنکنگ ۱۰ نومبر۔ چین میں مقیم امریکن فوجوں کے کمانڈر جنرل البرٹ نے یہ پہلی مرتبہ تسلیم کیا ہے۔ کہ چین کے کمیونسٹوں اور سرکاری فوجوں کی معمولی جھڑپوں میں امریکن فوجوں کو بھی حصہ لینا پڑا۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ حکومت برطانیہ نے البانیہ کی موجودہ حکومت کو اس شرط پر تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ملک میں عام انتخابات کرائے جائیں۔ اور غیر ملکی نامہ نگاروں کو ملک میں داخل ہونے اور نتیجہ انتخابات کی اطلاع دینے کی اجازت دی جائے۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اجناس خوردنی کی پرچون قیمتوں کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں سال رواں میں قیمتیں بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً گیہوں کی قیمت پچھلے سال لائلپور میں آٹھ روپے سات آنے فی من تھی۔ لیکن سال رواں میں دس روپے فی من ہے۔

ٹوکیو ۹ نومبر۔ جاپان کے مشہور وکیل نوساکی اوزادا نے جنرل ٹوجو کے مقدمہ میں بطور وکیل صفائی کھڑا ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ گذشتہ رات دیش بندھو پارک میں کانگرس کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہؤا۔ جلسے کے اختتام پر دو اشخاص بھیڑ میں کچل کر مر گئے۔ اور آٹھ مجروح ہوئے۔

بمبئی ۱۰ نومبر۔ حال ہی میں روس سے ایک سیاح ہندوستان آیا ہے۔ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے طریقہ نامزدگی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے روسی سیاح نے بیان کیا۔ کہ روس میں بلا مقابلہ انتخاب کا رواج بالکل نہیں ہے۔ اگر کسی نشست کے لئے ایک ہی امیدوار ہو۔ تو شماری پھر بھی ہوتی ہے۔ ہر شخص کو حق ہوتا ہے۔ کہ امیدوار کے حق میں یا خلاف ووٹ ڈالے۔ اگر اکثریت رائے امیدوار کے حق میں پڑے۔ تو اسے کامیاب قرار دیا جائے گا۔ ورنہ انتخاب از سر نو ہوگا۔ تاکہ نئے امیدوار میدان میں آسکیں۔

لاہور ۱۱ نومبر۔ پولیس بادامی باغ نے مولوی داؤد غزنوی صدر صوبہ کانگرس کے لڑکے مسٹر محمد فاروق کا چالان زیر دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند کر دیا ہے۔

رنگون ۱۲ نومبر۔ جاوا کے جاپانی جرنیلوں پر سنگاپور میں بہت جلد مقدمہ چلایا جائیگا۔ ان پر الزام یہ لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اعلیٰ اتحادی کمانڈر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسلحہ اور سامان انڈونیشیا کے نیشنلسٹوں کے حوالے کر دیا۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ سورابایا کے بہت سے حصہ پر برطانوی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے اپنا ہیڈ کوارٹر وائٹ ہوس سے برطانوی سفارت خانہ میں تبدیل کر لیا ہے۔

نہایت ہی المناک حادثہ

قادیان ۱۲ نومبر۔ نہایت ہی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب مستری حاجی محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور کے تین پوتے جو کل دریائے راوی میں کشتی ڈگمگانے کی وجہ سے ڈوب گئے۔ اور جنکو قریباً تین گھنٹہ کے بعد پانی سے نکالا جا سکا تھا۔ جانبر نہ ہو سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان میں سے عبد الواجد اور منیر احمد مستری عبد الماجد صاحب کے بچے تھے۔ اور ان کی عمر علی الترتیب قریباً پندرہ اور چھ سال کی تھیں۔ تیسرا بچہ عطاء الرحمن مستری محمد حسین صاحب کا لڑکا تھا۔ اس کی عمر بھی قریباً پندرہ سال تھی۔

بیان کیا گیا ہے۔ کہ کل جب یہ بچے پکنک پر گئے تو دریائے راوی میں کشتی کے ایک طرف جھک جانے کی وجہ سے جب ایک بچہ دریا میں گر گیا۔ تو افراتفری میں چھ اور لڑکے غالباً کود گئے۔ جن میں سے چار کو بفضلہ تعالیٰ بچا لیا گیا۔ لیکن یہ تین ڈوب گئے۔ اور کافی دیر کے بعد غوطہ زنوں کی مدد سے پانی سے نکالے جا سکے۔ آج ۶ بجے شام لاریوں کے ذریعہ تینوں جنازے یہاں لائے گئے۔ بعد نماز مغرب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں بہت بڑے مجمع سمیت نماز جنازہ پڑھائی اور جنازے بچوں کے قبرستان کے ساتھ کی زمین میں دفن کئے گئے۔ جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ازراہ نوازش عنایت فرمائی۔

ہمیں اس حادثہ میں فوت ہونے والے بچوں کے والدین اور جناب حاجی صاحب موصوف اور تمام خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ احباب باعث دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص خاندان کو ان بچوں کا نعم البدل بخشے۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

اسکندریہ ۱۲ نومبر۔ شاہ فاروق نے مصری پارلیمنٹ کا اجلاس شروع کرتے ہوئے فرمایا۔ حکومت مصر نے ملک کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کئی سکیمیں تجویز کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں میں پانچ لاکھ ایکڑ زمین تقسیم کی جائے۔ اور ملک میں کئی ایک جگہوں پر ہوائی اڈے قائم کئے جائیں۔ آپ نے فرمایا عرب لیگ کے